عمران سیریز ناول

نظروں سے تفتیش



عمران سیریز ناول

نظروں سے تفتیش

نورین خان

عمران سیریز ناول نظروں کی تفتیش

عمران کو فالتو بیٹھنا سخت ناپسند تھا آج کچھ نہ کچھ کر کے ہی اسے کوالٹی وقت گزارنا تھا۔

مگر اس کے پاس نہ کوئی کام تھا نہ کوئی مقصد، بس وہ خالی ہاتھ اور خالی دل لئے لرلر گھوم رہا تھا۔

اچانک اس کی نظر محلے کے جمعدار پر پڑی جو صفائی کرتے ہوئے ایک طرف جھاڑو لگا رہا تھا۔

عمران کا دماغ میں نجانے کیا آیا کہ وہ جمعدار طرف مائل ہو گیا۔

"یہ جمعدار بھی کیا کام کر رہا ہے، بس کام ہی نہیں چھوڑتا"! اس نے سوچا اور پھر فیصلہ کیا کہ کیوں نہ اس سے بات چیت کی جائے۔

عمران کا موڈ اس وقت کچھ زیادہ ہی خراب تھا، اور وہ اپنے اندر چھپے ہوئے سیاستدان کو باہر نکالنے پر مصر تھا۔

اس نے جمعدار کے پاس جا کر کہا، "ابے، یہ جو تم جھاڑو لگا رہے ہو، کیا تمہیں یہ کام کرنے کی ضرورت بھی ہے؟

پورا محلّہ تو گندا پڑا ہے، تمہارے جھاڑو لگانے سے کیا ہو گا؟"

جمعدار جو ہمیشہ کی طرح سر جھکائے کام میں مصروف تھا، اس بار چونک گیا۔ اس نے ایک گہری نظر سے عمران کو دیکھا اور جواب دیا، "

بابو جی، تمہیں کیا پتہ؟ یہ جھاڑو نہ لگاؤں تو تمہارے جیسے لوگ چپل کے ساتھ آ کر گندا کریں گے، اور پھر ہم ہی کو گالیاں ملیں گی"!

پہلے مجھے یہ بتاؤ چپل پہنتا کون ہے؟

اب ہمیں کا پتا بابو جی؟ کہ کون گدھا چپل پہنتا ہے۔

گدھا چپل نہیں پہنتا گدھا تو باٹا شوز پہنتا ہے احمق کہی کے۔

کیا سچی گدھے باٹا شوز پہنتے ہیں۔؟ تبھی میں کہوں کہ باٹا شوز اتنے مہنگے کیوں ہو گئے ہیں پاکستیا میں۔

اب، سلیمان جو اوپر سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا، اسے ہنسی روکنا مشکل ہو گیا تھا۔

وہ سوچ رہا تھا، "یہ عمران صاحب کیا کر رہے ہیں؟ جمعدار کو چیلنج کر رہے ہیں؟

یہ تو وہ بندہ ہے جس کے پاس ہمیشہ جواب ہوتا ہے"! سلیمان نے سوچا کہ یہ اچھا موقع ہے عمران کی بے وقوفیوں پر ہنسی اڑانے کا۔

سلیمان نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، "

عمران صاحب! تم تو بس محلے کے سیاستدان بننے کی کوشش کر رہے ہو،

اس سے اچھا تھا تم جمعدار کے ساتھ مل کر صفائی میں ہاتھ بٹاتے"!

عمران نے اس کی طرف غصے سے دیکھا، لیکن سلیمان کی ہنسی نے اس کے غصے کو ٹھنڈا کر دیا۔

وہ چپ چاپ واپس چل دیا، اور جمعدار نے دوبارہ جھاڑو لگانا شروع کر دیا۔

بابو جی یہ مسخرہ کون تھا جو دانت نکال نکال کے جمائیاں لے رہا تھا۔؟

کم بخت کہی کے وہ جمائیاں نہیں لے رہا تھا بلکہ ہنس رہا تھا۔

جمعدار کہی کے لگتا ہے عقل کی بھی صفائی کر لی ہے تم نے۔

صفائی نہیں کی بابو صاحب بلکہ میری عقل گھاس چرنے گئی ہے۔

سبحان اللہ صدقے جاوں میں تو ایک سلیمان کی بدزبانی سے تنگ تھا مگر مجھے تو جمعدار بھی ماشائاللہ ہی ملا ہے۔

بس بابو صاحب میں نے کبھی غرور نہیں کیا۔
یہ منظر واقعی مزاحیہ تھا کیونکہ عمران نے اپنا وقت گزارنے کے لیے جمعدار سے جھگڑا شروع کر دیا،
اور سلیمان نے اس کا ڈھنڈورا پیٹ کر پورے محلے کو ہنسی کا موقع فراہم کیا۔
یار عمران جمعدار کو کام کرنے دو ساتھ والے رقیب جان نے کہا۔
دیکھو رقیب میرے منہ اس وقت متحرک لگو سمجھے۔
کیوں منہ نہ لگو آخر میں تمھارا پڑوسی ہوں وہ بھی رقیب جان۔
اچھا اچھا اب جاؤ یہاں سے عمران ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولا۔
جب جمعدار سے بھی عمران کا دل نہ بھرا، تو اس کا اگلا قدم کچھ اور ہی تھا۔
وہ واپس جانے ہی والا تھا کہ اچانک اسکی نظر ماسی شبراتن پر پڑی۔
وہ محلے کی مشہور رشتہ کروانی والی ماسی شبراتن کی طرف بڑھا، جس کے پاس ہر مسئلے کا ایک حل ہوتا تھا—
چاہے وہ شادی کے رشتہ ہوں یا محلے میں ہونے والے کسی جھگڑے کی صلح۔
عمران نے سوچا، "اگر یہاں بھی کوئی بات نہ بن پائی، تو پھر کہاں؟"
اسی سوچ میں غرق، عمران ماسی شبراتن کے دروازے پر پہنچ گیا اور دروازہ زور سے کھٹکھٹایا۔
ماسی شبراتن جو ہمیشہ کی طرح اپنی چھوٹی سی چمچماتی پرچ پیالی کے ساتھ چائے کی چسکیاں لے رہی تھی،
دروازہ کھولا اور کہا، "آیا بھائی! آج تمھاری شامت آئی ہے یا کوئی نئی بات چلی ہے؟"
عمران نے نظریں نیچی کر کے کہا، "میں ہوں ماسی، کچھ خاص نہیں، بس محلے کا ماحول بدلنا چاہتا ہوں، کچھ رشتہ وشتہ کروانے کا دل کر رہا ہے۔"
شبراتن ماسی نے دانت نکالتے ہوئے کہا، "رشتہ کروانے کا تو میں تمہارا کام منٹوں میں کر دوں گی،
مگر پہلے یہ بتاؤ، تمہاری جیب کتنی بھاری ہے؟ کہیں تمہاری جیب کا حال بھی تمہاری عقل کی طرح تو نہیں؟"
عمران ہڑبڑا کر بولا، "نہیں ماسی، جیب میں پیسے ہیں، لیکن بس چھوٹا سا مسئلہ ہے، میں بس رشتہ چاہتا ہوں"!
اب ماسی شبراتن نے تھوڑی دیر کے لیے چپ رہ کر عمران کو دیکھا، پھر آہستہ سے کہا،
"ٹھیک ہے، لیکن یاد رکھو، یہاں رشتہ وہی ملتا ہے جو تمہارے دماغ سے زیادہ غریب ہو، اور اگر تمہیں میری بات سمجھ نہ آئی تو،
پھر جمعدار کے ساتھ دوبارہ جھگڑنا"!
عمران کو سمجھ آ گیا کہ یہ ماسی بھی کسی سے کم نہیں، اس نے کہا، "ماسیاں، آپ سے تو کوئی جیت نہیں سکتا، چلیے پھر چہل قدمی پہ نکلتے ہیں"!
اور پھر دونوں چہل قدمی پر نکل پڑے، ایک طرف عمران ماسی کی باتوں میں مصروف ہو کر محلے کی گلیوں میں کھچا کھچ چل رہا تھا،
دوسری طرف ماسی شبراتن کے مزاحیہ انداز نے اس کے قدموں کو تیز کر دیا تھا۔
یہ منظر ایک مزاحیہ ڈرامے سے کم نہ تھا، جہاں عمران نے خود اپنی بے وقوفی کا مذاق اڑانے کی پوری پوری کوشش کی،
اور ماسی شبراتن نے اپنا کمال دکھا کر اسے ایک ہنسی کی نظر سے دیکھا۔
ویسے رشتہ تمھارے لئے دیکھنا ہے؟
ارے نہیں ماسی میرے دوست سوپر فیاض کے لئے۔
مگر میں نے تو سنا ہے کہ اسکی شادی ہو چکی ہے۔؟

ہاں ہو چکی ہے مگر میں اسکی دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔
اس سے تمھیں کیا ملے گا؟
ماسی اس سے مجھے تجربہ ملے گا تجربہ۔
تو یہ تجربہ تم خود اپنے اوپر کیوں نہیں کرتے پہلے یہ بتاو؟
وہ ابھی میری تنخواہ کم ہے اس لئے۔
سیلمان نے جب دیکھا کہ عمران اور ماسی شبراتن چہل قدمی پر نکلے ہیں،
تو اس کی نظر میں ایک نئی پریشانی آ گئی۔
موسم اچانک ہی بدل چکا تھا، اور ہوا میں گہرائی سے طوفانی ہوائیں آنے لگی تھی۔
سیلمان کی بے چینی بڑھ گئی۔ اُس نے فوراً جوزف کو فون ملایا جو سب سے زیادہ ذمہ دار اور تھوڑا زیادہ ہوشیار تھا۔
"ہیلو جوزف، کیا حال ہے؟" سیلمان نے پریشانی سے کہا۔
"سب ٹھیک ہے، تم کیسے ہو؟" جوزف نے عادتاً جواب دیا، لیکن سیلمان کی آواز میں چھپی بے چینی نے فوراً اُس کی توجہ کھینچ لی۔
"دیکھو، عمران صاحب اور ماسی شبراتن پیدل چہل قدمی پر نکلے ہیں،
اور موسم تو بہت طوفانی ہو رہا ہے! ان کا خیال رکھو، کہیں انہیں کچھ ہو نہ جائے۔" سیلمان نے جلدی سے کہا۔
جوزف نے فوراً فون کے دوسرے سرے پر گہری سانس لی، پھر مذاق کے انداز میں بولا، "ارے بھائی، کیا عمران صاحب کی کوئی ہنسی بھی چھوٹ گئی ہے؟
اب ان کو طوفانی موسم سے کیا فرق پڑے گا؟ وہ تو جہاں بھی جائیں گے، وہاں تیز ہوا کے ساتھ ہنسی کا طوفان لائیں گے"!
"نہیں، نہیں، جوزف، یہ مذاق کی بات نہیں ہے!
اچھا فکر مت کرو میں باس کی خبر رکھنے جاتا ہوں۔
موسم واقعی خراب ہو رہا ہے، اور عمران صاحب تو ان ہواؤں میں ماسی کے ساتھ گپ شپ کرتے چلیں گے"!
سیلمان نے کہا، اور پھر جلدی سے اپنا موبائل بند کیا۔
جوزف نے ہنستے ہوئے کہا، "سمجھ گیا، میں دیکھتا ہوں کہ عمران باس کو طوفانی موسم میں بچانے کا کام کیسے کیا جاتا ہے۔"
جبکہ باس خود ہرفن مولا ہے۔
سیلمان نے دل میں سکون محسوس کیا، اور جوزف کی آواز سننے کے بعد اسے یقین تھا کہ عمران کی
"مہم" اب محفوظ ہاتھوں میں ہے، چاہے وہ طوفان ہو یا کوئی اور چیلنج!
سیلمان جیسا بھی تھا مگر عمران سے بہت محبت کرتا تھا۔
کیونکہ گھر کے سیاہ وسفید کا وہ اکیلے مالک تھا۔
عمران ابھی ماسی سے بات کر کے آرام سے واپس آ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر ایک عجیب منظر پر پڑی۔
سامنے ایک آدمی چلتا ہوا دکھائی دیا، جس کے ہاتھ میں ایک بڑی فائل تھی اور وہ تیز قدموں سے ایک بلڈنگ میں داخل ہو رہا تھا۔
اس آدمی کی چال میں کچھ خاص بات تھی، جیسے وہ کوئی خاص راز چھپانے کی کوشش کر رہا ہو۔
عمران نے غور سے اس آدمی کو دیکھا اور فوراً دل میں سوالات اُٹھنے لگے: "یہ شخص یہاں کیا کر رہا ہے؟ فائل میں کیا رکھا ہے؟
اور یہ کہاں جا رہا ہے؟" عمران میں تجسس کی حس بیدار آئی، اور وہ آدمی کو دور سے ہی پیچھے پیچھے دیکھنے لگا۔
"موسم طوفانی ہو چکا ہے، لیکن یہ آدمی ایسی صورتحال میں اتنی تیز کیوں چل رہا ہے؟"

عمران نے خود سے کہا۔ جیسے ہی وہ بلڈنگ کے دروازے کے قریب پہنچا، وہ شخص اندر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا۔
عمران کی نظریں اس دروازے پر ٹک گئیں۔"
کیا یہ کوئی خفیہ بات ہے؟" اس کے دماغ میں یہ سوال گونجنے لگا، اور وہ سوچنے لگا کہ اس راز کو معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہوسکتا ہے۔
وہ جانتا تھا کہ یہ معمول کا منظر نہیں ہے، اور اس آدمی کی فائل شاید کچھ اہم معلومات رکھتی ہو، جو کسی بڑے معاملے کا حصہ ہوسکتی ہے۔
لیکن اس کی تجسس کی انتہاء یہ تھی کہ آیا وہ اس پر مزید دھیان دے کر کچھ اور جان پائے گا، یا اس کا پیچھا کرنا اس کی زندگی میں مزید مسائل پیدا کرے گا۔
ہوسکتا ہے کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہو۔
عمران جو ابھی تک ماسی شبراتن کے ساتھ چہل قدمی کے مزے لے رہا تھا،
جب اسکی باتوں کا اثر کم ہوا تو اُس کی تجسس اور بھی بڑھ گئی۔
فائل والی وہ پراسرار شخصیت جو بلڈنگ میں داخل ہوئی تھی، عمران کو بھی اپنی طرف متوجہ کر چکی تھی۔
وہ سوچنے لگا، " آخر یہ شخص کیا کر رہا تھا اور وہ فائل کیا تھی؟"
یہ سوالات عمران کے دماغ میں گھومتے رہے اور اُس نے فیصلہ کیا کہ اب اس کا پیچھا کیا جائے گا۔
عمران فوراً بلڈنگ کے سامنے پہنچا، جہاں وہ شخص داخل ہوا تھا، اور دروازے کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔
چند لمحوں میں عمران نے خود کو جرات کے ساتھ دروازے کے اندر قدم رکھتے ہوئے پایا۔
اندر آتے ہی اُس نے خود کو پرسکون رکھنے کی کوشش کی اور اپنی نظریں ہر کمرے اور ہر شخص پر گاڑھ دیں۔
آخر کار، عمران ایک سیکریٹری کے پاس پہنچا، جس نے اُس کی طرف حیرانی سے دیکھا اور پوچھا، " کیا آپ کو کسی سے ملنا ہے؟"
عمران نے کچھ بے تاثر لہجے میں کہا، "جی ہاں، میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ آدمی جو ابھی یہاں آیا تھا، وہ کس لیے آیا تھا؟"
سیکریٹری نے سر ہلا کر کہا، " آہ، وہ؟ وہ وزارت خارجہ میں ٹائپسٹ کی جاب کے لیے درخواست دینے آیا تھا۔
بڑی فائل لے کر آیا تھا، شاید اپنے ڈاکیومنٹس کے ساتھ مکمل فارم پر کر کے لایا تھا۔"
عمران نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا، اور ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گیا۔
" تو یہ اتنی بڑی فائل صرف ٹائپسٹ جاب کے لیے تھی؟ عجیب ہے "! وہ سر جھٹک کر باہر نکل آیا۔
یہ ایک معمہ تھا جو عمران کو اپنی تجسس کی غار میں مزید دھکیل رہا تھا۔
کیا یہ شخص صرف ٹائپسٹ کی جاب کے لیے آیا تھا؟
یا پھر اس کی فائل میں کچھ اور بھی تھا، جو عمران کے لیے اہم ہوسکتا تھا؟ ان سوالات کا جواب شاید وقت دے گا۔
عمران نے جیسے ہی وہ بات معلوم کی کہ وہ شخص وزارت خارجہ میں ٹائپسٹ کی جاب کے لیے آیا تھا،
اس کا تجسس اور بڑھ گیا۔ پھر بھی کچھ چیز تھی جو اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔
"اگر وہ صرف ٹائپسٹ کی جاب کے لیے آیا تھا تو پھر وہ اتنی بڑی فائل کیوں لے کر آیا؟
اور کیوں اس کے ہاتھ میں اتنی اہمیت والی دستاویزات دکھائی دیں؟" عمران نے سوچا۔
جبکہ میں اس بندے کو اچھی طرح جانتا ہوں۔
اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا، اور اچانک ایک خیال آیا کہ شاید اس معاملے کا تعلق کسی بڑی سازش سے ہوسکتا ہے۔
فوراً اس نے ٹائیگر کو فون کرنے کا فیصلہ کیا، جو اس کا ایک معروف دوست تھا اور پیچیدہ معاملات کو حل کرنے میں ماہر تھا۔

عمران نے فون لگایا اور ٹائیگر کا نمبر ڈائل کیا۔" ہیلو، ٹائیگر! عمران بات کر رہا ہوں، سنو، مجھے ایک بات معلوم کرنی ہے۔"

ٹائیگر نے فون اٹھایا اور کہا، " کیسی بات عمران؟ کیا معاملہ ہے؟"

" دیکھو، ایک آدمی ابھی ہمارے ملک آیا ہے، گریٹ لینڈ کا نامی گرامی جاسوس ہے۔

جب میں استنبول گیا تھا تو وہاں اسے ایک کلب میں دیکھا تھا۔

وہ وزارت خارجہ میں ٹائپسٹ کی جاب کے لیے درخواست دینے آیا تھا، مگر اس کے ہاتھ میں ایک بڑی فائل ہے۔

اس کے بارے میں کچھ پتا لگاؤ کہ یہ شخص یہاں کیوں آیا ہے؟" عمران نے فوراً اپنے شک کا اظہار کیا۔

ٹائیگر نے فوراً جواب دیا، " آپ نے ٹھیک کہا عمران، گریٹ لینڈ کا جاسوس؟

ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ وہ صرف ٹائپسٹ کی جاب کے لیے آیا ہو۔ اس کا کوئی نہ کوئی بڑا مقصد ضرور ہوگا۔"

" میں جانتا ہوں، مجھے لگا کچھ گڑ بڑ ہے، بس تم جلدی سے اس کا پتا لگاؤ، یہ بات بہت اہم ہوسکتی ہے"! عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

" فکر نہ کرو عمران صاحب، میں اس معاملے کو کھوجنے نکلا ہوں، تمھیں جلدی ہی بتا دوں گا کہ وہ یہاں کیوں آیا ہے۔" ٹائیگر نے اعتماد سے جواب دیا۔

فون بند ہونے کے بعد عمران نے گہری سانس لی،

اور دل ہی دل میں دعا کی کہ یہ معاملہ جلدی حل ہو جائے، تاکہ کسی بڑے خطرے سے بچا جا سکے۔

وہ جانتا تھا کہ یہ محض ایک معمولی جاب کی درخواست نہیں تھی، بلکہ اس کے پیچھے کوئی گہری سازش چھپی ہوسکتی تھی۔

چند گھنٹوں بعد عمران کا فون پھر سے بجا۔ اس بار لائن پر ٹائیگر تھا، اور اس کی آواز میں ایک مخصوص سنجیدگی تھی جو عمران کے اندر بے چینی پیدا کر گئی۔

" عمران، میں نے اس شخص کے بارے میں تحقیقات کی ہیں۔" ٹائیگر نے کہا۔

کیا پتا چلا؟" عمران نے فوراً پوچھا، اس کی دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔

" دیکھو، وہ واقعی گریٹ لینڈ کا جاسوس نہیں ہے جیسا کہ تم نے سوچا تھا۔

اس کا نام کنگ راڈ ہے بلکہ ایک دہشت گرد ادارے سے بھی جڑا ہوا ہے اور وہ ہمارے ملک میں کسی خفیہ کام کے لیے آیا ہے۔" ٹائیگر نے وضاحت دی۔

" تو پھر؟ کیا کام ہے؟" عمران نے سوال کیا، لیکن اس کے ذہن میں ہزاروں خیالات آ رہے تھے۔

" وہ وزارت خارجہ میں کسی اہم پوزیشن کے لیے درخواست دینے نہیں آیا تھا۔

دراصل وہ یہاں ایک خفیہ مشن پر ہے، جو بین الاقوامی تعلقات کے حوالے سے بہت اہم ہے۔

وہ کچھ معلومات حاصل کرنے آیا ہے، لیکن اس کا مقصد جاسوسی نہیں، بلکہ کسی سیاسی معاہدے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔" ٹائیگر نے کہا۔

" یہ تو مزید پیچیدہ ہو گیا! وہ کس سے ملنے آیا ہے؟ اس کا مشن کیا ہے؟" عمران نے مزید تجسس کا اظہار کیا۔

" یہی سوال تھا جو میں نے پوچھا۔ اس کا مشن اعلیٰ سطح پر ہے اور اس کا تعلق ہمارے ملک کی کچھ خارجہ پالیسیوں سے جڑا ہوا ہے،

جو ابھی مکمل طور پر واضح نہیں ہوسکا۔ اس کے پیچھے کچھ بڑی قوتیں ہیں، مگر یہ معاملہ ابھی مکمل طور پر کھلا نہیں ہے۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔

عمران کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔" تو کیا ہمیں اسے نظر انداز کر دینا چاہیے؟"

" نہیں، ہم اس پر نظر رکھیں گے۔ یہ معاملہ اہم ہے اور اس میں کچھ بڑا ہونے کی توقع ہے۔

بس، ابھی اس کی سرگرمیوں پر دھیان رکھو، ہم جلدی اس کی حقیقت کو سامنے لے آئیں گے۔" عمران نے کہا۔

ویسے اب آپ کیا کرینگے؟

اب میں آرام سے ایک موٹی کتاب پڑھوں گا۔

فون بند ہونے کے بعد عمران نے گہری سانس لی اور سر جھٹک کر کہا، " یہ معاملہ کوئی معمولی نہیں لگتا، لیکن اگر یہ کچھ بڑا ہے تو ہمیں تیار رہنا ہوگا۔"

بس کیا بتاوں پچا جان میرے گھر رنگ برنگی سفید سفید بطخیں پلی تھیں اور کچھ مرغیاں بھی پالی تھیں۔

ان سب سے مجھے ہر روز بارہ انڈے مل جایا کرتے تھے۔ایک بار تو ایسا ہوا کہ بطخوں اور مرغیوں نے انڈے نہیں دیئے،

جسے سب نے آپس میں صلح کر لی ہو۔

پھر میں نے چوہے پال لئے۔

عمران بیٹے چوہے کس لئے؟

تا کہ انکو دیکھ کر بلیاں میرے گھر آ جائیں۔

میں بلیوں پر ریسرچ کرنا چاہتا ہوں۔

عمران نکڑ کی دوکان پر دودھ فروش والے پچا سے محو گفتگو تھا۔

اب سنئے پچا جان اسکے بعد مجھے فلمیں دیکھنے کا شوق لاحق ہوا بس کیا بتاوں۔؟

جب لوگ سینما گھروں میں فلمیں دیکھنے کے لیے جاتے تھے تو وہ ایک خاص تجربہ ہوتا تھا۔

سینما گھر کے باہر لمبی قطاریں لگی ہوتی تھیں، اور ہر شخص کو اپنی باری کا انتظار ہوتا تھا تا کہ وہ اپنی پسندیدہ فلم دیکھ سکے۔

یہ وقت ایسا تھا جب فلم دیکھنا صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک ثقافتی سرگرمی کی بھی حیثیت رکھتا تھا

جس میں لوگ اپنے دوستوں یا خاندان کے ساتھ شامل ہوتے تھے۔

یاں برخوردار مجھے بھی یاد ہے میں بھی سلطان راہی کی فلمیں شوق سے دیکھتا تھا۔

سینما گھروں میں ہمیشہ رش ہوتا تھا اور اکثر ہاؤس فل کے بورڈ بھی لگائے جاتے تھے۔

یہ بورڈ سینما کی طرف سے اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ تمام ٹکٹس فروخت ہو چکی ہیں اور مزید لوگوں کو اندر نہیں آنے دیا جا سکتا۔

سینما ہالز کی عمارتیں بھی خاص قسم کی آرائش سے سجی ہوتی تھیں،

اور اس وقت کے سینما گھروں میں بہت بڑی اسکرین، بلند آواز کا نظام اور کشادہ سیٹیں ہوتی تھیں۔

فلم کے شوقین افراد ان سینما گھروں میں اپنی پسندیدہ فلموں کی ریلیز پر پہنچتے تھے۔

لوگ یہ توقع رکھتے تھے کہ سینما میں دیکھنے کا تجربہ گھر پر ٹی وی پر دیکھنے سے بہت مختلف اور دلچسپ ہوگا۔

سینما کے اندر کا ماحول بھی بہت ہی خاص ہوتا تھا، جہاں لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر فلم کا لطف اٹھاتے تھے،

اور اکثر سینما کی آواز سے ہم آہنگ ہو کر ہنسی یا رونا بھی محسوس کیا جاتا تھا۔

اس وقت میں سینما کا تجربہ ایک طرح کی کمیونٹی کی حیثیت رکھتا تھا،

کیونکہ لوگ سینما میں جا کر اپنی پسندیدہ فلموں کا تجربہ ایک اجتماعی طریقے سے کرتے تھے۔

اس دوران سینما گھروں کی کم تعداد کے باوجود ان میں ہر دن فلم دیکھنے والوں کا رش ہوتا تھا، جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ دور ایک بہت ہی خاص دور تھا۔

واقعی پچا جان میں تو وحید مراد اور ندیم کی فلمیں دیکھنے جاتا تھا۔

عمران نکڑ کے چائے والی دوکان پر بیٹھا تھا اور چائے کا لطف لے رہا تھا۔

چائے کی خوشبو ہوا میں گھل مل رہی تھی اور ماحول میں ایک خاص سی گہما گہمی تھی۔

اس دن چائے والے پہلوان کا موڈ بھی کچھ مختلف تھا۔ وہ حلوائی بھی تھا اور چائے بھی فروخت کرتا تھا۔

آج وہ جلیبی کا دیگچا گرم کر رہا تھا اور درمیان میں گاہکوں سے گپ شپ بھی لگا رہا تھا۔

عمران، جو کہ ہمیشہ فلموں کا شوقین تھا، پہلوان سے باتوں میں لگ گیا۔
اس نے چائے کی چمچ سے چمچ نکال کر کہا، "یار، بچپن میں جب سینما گھر جایا کرتا تھا، تو وہ جو 'ہاؤس فل' کا بورڈ لگتا تھا، کمال ہوتا تھا۔
"پہلوان نے جلیبی کا ایک لقمہ لیا اور ہنستے ہوئے جواب دیا، "ہاں، وہ وقت بھی عجیب تھا،
جب سینما ہالز میں اتنا رش ہوتا تھا کہ ٹکٹ ملنا ایک پورا مشن بن جاتا تھا۔"
عمران نے پھر بات جاری رکھی، "یاد ہے، جب سینما کی اسکرین پر کوئی بڑا ڈرامہ یا ایکشن فلم چل رہی ہوتی تھی،
تو ہال کی ہر سیٹ پر لوگ نظریں جما کر بیٹھے ہوتے تھے۔ وہ جو سینما کا تجربہ تھا، وہ الگ ہی تھا۔ ٹی وی پر تو کچھ بھی نہیں تھا اس کے مقابلے میں۔"
چائے والے پہلوان نے جلیبی کی ایک مزید ار ٹکڑا چبایا اور کہا، "ہاں، وہ فلموں کا اثر ہی کچھ اور تھا۔
کچھ فلمیں تو ایسا لگتا تھا جیسے زندگی کا حصہ بن جائیں گے۔
میں تو ہمیشہ سے ان کھچاک والے ایکشن سینوں کا دیوانہ رہا ہوں۔ جب بڑے بڑے ہیرو لڑتے تھے،
تو سینما کے اندر سے لوگ اتنے جذباتی ہو جاتے تھے کہ پورا ہال گونج اُٹھتا تھا۔"
کوئی روتا تھا تو کوئی ہنستا تھا۔
عمران ہنستے ہوئے بولا، "بالکل! اور وہ جو سینما کے باہر ٹکٹ کے لیے لائن لگتی تھی نا، یہ تو جیسے فیشن بن گیا تھا۔
چھوٹے چھوٹے لوگ بھی جوڑ توڑ کے لئے آتے تھے کہ ٹکٹ لے کر کوئی نہ کوئی فلم دیکھنی ہی ہے۔"
پہلوان نے ہنستے ہوئے کہا، "اب وہ سب نہیں رہا، لیکن وہ وقت واقعی یادگار تھا۔
اب ٹکٹ آن لائن مل جاتے ہیں، اور گھر بیٹھے بھی فلم دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن سینما کا جو مزہ تھا، وہ کہیں نہیں ملتا۔"
یہ گفتگو دونوں کی چائے کے ساتھ جلیبی کا مزید مزہ بناتی رہی۔ دونوں کے چہروں پر وہ پرانی یادیں چھا گئیں جب سینما کا دنیا میں الگ ہی رنگ تھا۔
عمران اور چائے والے پہلوان کی گپ شپ جاری تھی،
جب اچانک عمران نے اپنی بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا، "سب سے بڑی فلم تو یہ ہے، وہ مشہور لفنگا جواری، جو ایک غیر ملکی کے ساتھ چل رہا تھا۔"
پہلوان نے جلیبی کی ٹرے سے ایک مزیدار ٹکڑا اٹھایا اور دلچسپی سے عمران کی طرف دیکھا۔ کونسی فلم عمران۔
عمران نے مزید کہا، "وہی فلم جو اس وقت مجھے نظر آ رہی ہے،
وہ دیکھو وہ لفنگا جواری ہر وقت کسی نہ کسی بڑے سمگلر یا مجرموں کے ساتھ دھندے میں ملوث ہوتا تھا؟
وہ اس غیر ملکی کے ساتھ کیا کر رہس ہے۔ وہ کیا کر رہا ہوگا۔"
پہلوان ہنستے ہوئے بولا، "ہاں ہاں، وہ جو غیر ملکی لگ رہا ہے مگر یہ دوسرا کون ہے؟
پہلوان صاحب آپ یہی ٹھہری مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا۔
عمران وہاں سے فوراً چلا جاتا ہے۔

جوزف ایک گھر میں بیٹھ بیٹھ کے بور ہونے کے بعد پٹھوں کے تنے ہوئے جسم کے ساتھ باہر نکل رہا تھا،
جب اچانک ایک لڑکی نے آ کر اُسے چھیڑنا شروع کر دیا۔
وہ ہنستے ہوئے بولی، "تم کتنے کالے ہو، تم سے کون شادی کرے گا؟ چاہے باڈی بلڈر بنو، کچھ نہیں ہونے والا"!
جوزف تھوڑی دیر کے لیے چپ رہا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ صرف ایک مذاق ہے اور لڑکی صرف چھیڑنے کے لیے ایسا کر رہی ہے۔
لیکن جوزف کا ردعمل بہت مختلف تھا۔

اس نے مسکرا کر لڑکی کی طرف دیکھا اور کہا، "شاید تمہیں میری باڈی بلڈنگ کا مذاق اُڑانے سے کچھ فرق پڑ رہا ہو،
مگر جو بات تمہیں نہیں سمجھ آتی وہ یہ ہے کہ میری رنگت اور جسم کی طاقت میری حقیقت کو نہیں بدل سکتی۔"
یہ لڑکی روز جوزف کو تنگ کرتی رہتی تھی۔
لڑکی تھوڑی دیر کے لیے چپ ہوگئی، اور جوزف نے اس موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے مزید کہا،
"جو لوگ اپنی جسمانی طاقت سے دوسروں کا مذاق اُڑاتے ہیں، وہ ہمیشہ اندر سے کمزور ہوتے ہیں۔
میں اپنی محنت پر فخر کرتا ہوں، اور وہ دن دور نہیں جب تمہیں پتا چلے گا کہ حقیقی طاقت صرف جسمانی نہیں،
بلکہ اندر کی ہمت اور خود اعتمادی میں ہوتی ہے سمجھی بیوقوف لڑکی۔"
لڑکی کا چہرہ سرخ ہوگیا، اور وہ بیزاری سے مسکرا کر چل پڑی، جبکہ جوزف نے سکون سے اپنی راہ پکڑ لی۔
اس دن جوزف نے نہ صرف خود پر قابو رکھا بلکہ صبر کی اہمیت کو بھی سمجھا، بلکہ اسے یہ بھی سبق ملا کہ اگر کسی کے اندر خود اعتمادی ہو، تو وہ ہر چیلنج کا مقابلہ کرسکتا ہے،
چاہے دوسروں کی رائے کچھ بھی ہو۔

جوانا اس لفنگے جاوید کو پکڑ کے دانش منزل لا چکا تھا۔
لفنگا جاوید جب عمران کے سامنے لایا گیا، تو وہ پہلے کچھ دیر خاموش رہا، جیسے وہ کچھ کہنا نہیں چاہ رہا تھا۔
عمران نے سخت لہجے میں کہا، "جاوید! اب تمھیں کچھ نہ کچھ بتانا ہی پڑے گا، تمہاری چپ کا کوئی فائدہ نہیں۔"
بتاو مجھے کیا تمھیں اپنا یہ حقیر سا سر گردن پر بھاری لگ رہا ہے۔؟
یاد رہے میں مجرموں پر رحم ہرگز نہیں کرتا۔
جاوید کی نظریں جھکی ہوئی تھیں، مگر پھر اُس نے گہری سانس لے کر منہ کھولا، "ٹھیک ہے، عمران صاحب، میں بتا دیتا ہوں،
لیکن یاد رکھیں، یہ بات کسی کے سامنے نہیں آنی چاہیے۔" عمران نے سر ہلا کر کہا، "جو کچھ بھی ہو، بس سچ بولنا۔"
مگر اگر میں نے زبان کھولی تو وہ لوگ مجھے جان سے مار دینگے۔
اچھا بھولے میاں تو کیا میں تمھیں زندہ چھوڑ دوں گا۔؟ بولو فرفر۔
جاوید نے اپنی کہانی شروع کی، "وہ غیر ملکی، اسکا نام کنگ راڈ ہے۔
جس کا میں نے پہلے ذکر کیا تھا، دراصل مجھ سے ایک خفیہ گھر مانگ رہا تھا۔
یہ کوئی عام گھر نہیں تھا، بلکہ وہ ایک جگہ چاہتا تھا جہاں وہ اپنی غیر قانونی سرگرمیاں چھپا سکے۔
اُس نے مجھے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں اُسے یہ جگہ دلوا دیتا ہوں، تو مجھے بہت بڑی رقم اور کچھ اور فائدے ملیں گے۔"
عمران نے چہک کر کہا، "اور تم نے کیا کیا؟" جاوید نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "شروع میں تو مجھے لگا کہ یہ ایک معمولی ڈیل ہوگی،
مگر جیسے ہی میں نے اس کی باتوں کو زیادہ سمجھنا شروع کیا،
میں نے محسوس کیا کہ وہ میرے ساتھ بھی مخلص نہیں ہے بلکہ اصل حقائق کچھ نہ کچھ چھپاتا ہے۔
اُس کے ساتھ جڑنے سے خطرات بڑھ سکتے تھے، اس لیے میں نے اُسے انکار کر دیا۔"
تم تو اس دن اس کے ساتھ خوشی خوشی مٹر گشتی کر رہے تھے۔؟
کیا تمھیں پچھلی جیل یاد نہیں تھی کہ دم نہیں لیا کہ پسلی پھڑ کنے لگی اور پھر سے نیا جرم کرنے لگے۔؟

عمران نے غصے سے کہا، "لیکن تم نے اس کے بارے میں کسی کو کیوں نہیں بتایا؟"
کم از کم میرے خبری ہدہد کو اشارہ کر دیتے۔
جاوید نے کہا، "میرے لیے یہ ایک مشکل فیصلہ تھا۔ وہ غیر ملکی بہت اثر ورسوخ والا شخص تھا، اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے کوئی بڑا مسئلہ بنے۔"
عمران نے جتنی جلدی جاوید کی باتیں سنی تھیں، اُسی تیزی سے فیصلہ کیا، "اب تمہارے پاس ایک راستہ ہے، جاوید—
تمھیں اس غیر ملکی کے بارے میں سب کچھ بتانا ہوگا، اور وہ خفیہ گھر بھی اسے ضرور ملنا چاہیے تا کہ ہم اس سازش کو بے نقاب کر سکیں۔"
جاوید نے سر جھکایا اور کہا، "میں تیار ہوں، عمران صاحب۔ بس اب کوئی وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔"
عمران نے فوراً فون نکالا اور فیاض کا نمبر ڈائل کیا۔ فون کی دوسری طرف فیاض کی آواز آئی، "ہاں عمران بھائی، کیا حال ہے؟"
عمران نے غصے میں آ کر کہا، "فیاض! تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے سیکرٹری کے ساتھ مزے مار رہے ہو
اور تمھارے پڑوس میں ایک غیر ملکی جاسوس خفیہ طور پر گھر کی تلاش کر رہا ہے"!
فیاض نے تھوڑی دیر کے لیے چپ رہ کر کہا، " کیا؟ غیر ملکی جاسوس؟ تمھارا کیا مطلب ہے؟"
عمران نے تیز لہجے میں کہا، "میں تمھیں بتا رہا ہوں، فیاض، وہ جاسوس تمھارے ہی علاقے میں چھپ کر کوئی نہ کوئی بڑی سازش کر رہا ہے۔
اور تم بس آرام سے اپنے دفتر میں بیٹھ کر مزے کر رہے ہو۔ یہ وقت غفلت کا نہیں، تمھیں فوراً اقدامات کرنے ہوں گے"!
اچھے دوست مجھے غیر نہ سمجھو۔ اگر تم چاہو تو مجھے اپنا مددگار بنا لو۔"
فیاض کا لہجہ سنجیدہ ہو گیا، "تمھارا مطلب ہے کہ میں فوراً حرکت میں آ جاؤں؟"
بیشک، بیشک! میں بھی یہی چاہتا ہوں۔
عمران نے کہا، "ہاں! فوراً! تمھیں اپنے علاقے کی سیکیورٹی بڑھانی ہوگی اور اس جاسوس کی تلاشی لینے کے لیے کوئی مناسب طریقہ اپنانا ہوگا۔
اس وقت میں تمھارے سیکرٹری کی باتوں سے خوش ہو سکتا ہوں، مگر یہ کام تمھارے لیے بہت اہم ہے۔"
مگر صرف باتیں ہی نہیں سیکرٹری کو کام پے لگاو فورا۔
فیاض نے فوراً اپنی غلطی کو سمجھا اور کہا، "تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو، عمران بھائی۔
میں ابھی سیکرٹری کو بتاتا ہوں اور فوراً اس جاسوس کی نگرانی شروع کر دیتا ہوں۔"
عمران نے تسلی دیتے ہوئے کہا، "اب دیر نہ کرو، فیاض، اور اگر تمھیں کچھ اور معلومات چاہیے ہوں تو فوراً مجھے بتانا۔"
فون کی کال ختم ہونے کے بعد، فیاض نے فوری طور پر اپنے سیکرٹری کو بلایا اور پلان تیار کیا کہ کس طرح جاسوس کی سرگرمیوں کا پتہ لگایا جا سکتا ہے
اور اس کے خلاف اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔
فیاض نے فوراً اپنے دفتر کے دروازے کو بند کیا اور اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے تیزی سے اہلکاروں کو ہدایات دینے شروع کر دیں۔
اس کے چہرے پر سنجیدگی اور عجلت تھی کیونکہ اس نے عمران کی باتیں سن کر فوری طور پر جان لیا تھا کہ اس وقت غفلت کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔
"سب لوگ دھیان دیں"! فیاض نے آواز بلند کی، "میرے پڑوس میں یعنی اسی شہر میں ایک غیر ملکی جاسوس چھپ کر کوئی بڑی سازش کر رہا ہے۔
ہمیں فوراً اس کی تلاشی شروع کرنی ہوگی۔ کسی بھی قسم کی غفلت یا تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔"
فیاض کے حکم کے ساتھ ہی، اس کے اہلکار تیزی سے حرکت میں آ گئے۔
ایک اہلکار کو اُس نے ایک خاص علاقے کی نگرانی کرنے کی ہدایت دی، جب کہ دوسرے کو جاسوس کے ممکنہ ٹھکانے کا پتہ لگانے کی ذمہ داری سونپی۔
"ہمیں اس غیر ملکی جاسوس کے بارے میں ہر چھوٹی سے چھوٹی تفصیل جاننی ہے۔ اس کے ساتھ
جڑنے والوں کی فہرست بھی تیار کرو اور اس کے آمد و رفت کے راستوں کی نگرانی شروع کر دو۔" فیاض نے مزید ہدایات دیں۔

ایک اہلکار نے فوری طور پر کہا، "سر، ہم نے علاقے کی حدود میں جاسوس کی موجودگی کے شواہد تلاش کرنا شروع کر دیے ہیں۔
آپ فکر نہ کریں، ہم فوراً اس کی پوزیشن معلوم کر لیں گے۔"
فیاض نے سر ہلا کر کہا، "اور تم سب کو یاد رکھنا ہے، ہمیں اس سازش کا کھل کر مقابلہ کرنا ہے، کسی بھی صورت میں یہ معاملہ چھپنے نہیں دینا۔"
اس کے بعد، فیاض نے اپنے ٹریکر کے ساتھ جاسوس کے علاقے کی نگرانی کرنے کا حکم دیا اور خود بھی اس کی تفتیش کے لیے اہم پوائنٹس کی طرف روانہ ہو گیا۔
اب فیاض نے اپنی پوری ٹیم کو ایک متحرک اور مؤثر تفتیش شروع کرنے کا حکم دے دیا تھا تاکہ وہ غیر ملکی جاسوس کی حقیقت اور اس کے منصوبوں کو بے نقاب کر سکیں۔

فیاض جب عمران سے ملنے کے لیے اس کے فلیٹ پر پہنچا،
تو اس کے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ وہ اس غیر ملکی جاسوس کے بارے میں مزید معلومات لے سکے۔
وہ فوراً دروازے کو کھٹکھٹایا، اور عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے بڑے خوشگوار انداز میں کہا، "آؤ، آؤ فیاض بھائی! کیا حال ہے؟"
فیاض نے تھوڑی بے چینی کے ساتھ اندر قدم رکھا اور کہا، "عمران، وہ معاملہ جو تم نے بتایا تھا، اس پر تو کام شروع کر دیا ہے۔
لیکن میں تم سے کچھ اہم باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"
اف! بڑی سردی ہے۔
آپ مجھے بھوکے پیاسے بھی لگ رہے ہو۔ اچھا ٹھہرو میں آپکے لئے کچھ لاتا ہوں۔"
یہ کہہ کر سلیمان باورچی خانے کیطرف چلا گیا۔
اور تھوڑی دیر میں ایک پیالے میں گرم گرم دودھ جس میں الائچی اور چوراہے ڈالے گئے تھے بڑا سا پیالہ لے کر آ گیا۔"
فیاض پیاسا تو تھا ہی فوراً دودھ پی لیا۔
بہت شکریہ سلیمان پیارے، بہت لذیذ دودھ تھا۔
عمران نے اسے چائے کا کپ پیش کرتے ہوئے کہا، "چائے پیتے ہیں، پھر بات کرتے ہیں۔
ویسے تمھیں جو کچھ میں نے بتایا تھا، وہ سمجھ آ گیا ہے؟"
فیاض چائے کا کپ تھامتے ہوئے کہا، "جی، سمجھ گیا ہوں، لیکن عمران! تم جو اب تک مذاق بنا رہے ہو، مجھے لگتا ہے جیسے تم اس معاملے کو سنجیدہ نہیں لے رہے۔"
کیسا مذاق سوپر فیاض۔۔۔!
عمران ہنستے ہوئے بولا، "فیاض بھائی، سنجیدہ ہوں، لیکن تمھیں تو میں بتا چکا ہوں کہ ہم کس مشکل صورتحال میں پھنسے ہوئے ہیں۔
تو کیوں نہ تھوڑا سا مذاق کر لیں؟ زندگی میں کبھی کبھی ایسے ہی لمحے ہوتے ہیں جب انسان کو تھوڑا ہنسی مزاح بھی کرنا چاہیے"!
فیاض تھوڑا بے چین ہو گیا، "عمران، یہ تمہاری ہنسی مذاق والی باتیں تمھارے لیے تو ٹھیک ہو سکتی ہیں،
لیکن مجھے اس وقت بالکل بھی خوشی نہیں ہو رہی۔ ہمیں اس جاسوس کے بارے میں فوراً قدم اٹھانے ہوں گے، اور تمھاری یہ حالت بے پرواہ باتیں"...
بے پروا نہیں ہوں میں اسکا بندوبست کر چکا ہوں۔
عمران نے پھر مذاق کا دائرہ بڑھاتے ہوئے کہا، "اوہ!
فیاض بھائی، تمھیں تو میں جانتا ہوں۔ کام میں اتنے ڈوبے ہو، کہ تھوڑی سی ہنسی مذاق سے تمھاری ٹینشن اور بڑھ جاتی ہے۔"
اب ایسا بھی نہیں مجھے ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ تم ماسی شبراتن کیساتھ میرے لئے رشتہ ڈھونڈ رہے ہو۔؟
فیاض نے چائے کا کپ واپس رکھتے ہوئے کہا، "عمران، یہ بات سمجھو! حالات بہت سنگین ہیں،

اور تمھارے مظلوم حالت سے نہ صرف کام کا دھیان بٹ رہا ہے بلکہ یہ ساری صورتحال اور پیچیدہ ہو رہی ہے۔"
اس لئے میں تجربہ کرنا چاہتا تھا۔
عمران نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا، "اچھا اچھا، تمھیں تو میں سمجھ گیا۔
ابھی مذاق ختم، اب سنجیدگی سے کام پر آتے ہیں۔لیکن یار، تھوڑی سی ہنسی سے تناؤ کم ہو ہی جاتا ہے"!
اگر میری شادی کا میری بیوی کو پتہ چلا تو وہ مجھے جان سے مار دے گی سمجھے تم۔
"دیکھ بڈھے! بیوی سے معاملہ طے کر لے۔
فیاض نے سانس بھرا اور کہا، "ہمیں اس غیر ملکی جاسوس کی ہر حرکت کو مانیٹر کرنا ہوگا، اور جلدی سے اس کا پتہ چلانا ہوگا۔"
عمران نے آخر کار سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا، "تمھاری بات درست ہے، فیاض، اب فوراً قدم اٹھانے ہوں گے۔تمھاری ٹیم تیار ہے؟"
فیاض نے اعتماد کے ساتھ کہا، "ہاں، وہ سب تیار ہیں۔ہم فوراً اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔"
اس کے بعد، دونوں نے اپنے منصوبے پر بات چیت شروع کی اور فیصلہ کیا کہ اس جاسوس کو بے نقاب کرنے کے لیے ہر ممکن اقدام اٹھایا جائے گا۔
عمران نے فیاض کی طرف سنگین انداز میں دیکھا اور کہا، "فیاض، ایک اور بات ہے جو مجھے تمھیں بتانی ہے۔
تمھارے دفتر میں جو نئی لڑکی بھرتی ہوئی ہے، وہ کون ہے؟ بتاؤ، تمھیں کچھ پتا ہے؟"
نئی حسینہ کون آئی ہے۔؟
فیاض جو ابھی تک جاسوس کے معاملے میں گم تھا،
ایک لمحے کے لیے چونکا اور پھر اس نے سر جھکا کر کہا، " کون سی لڑکی؟ دفتر میں تو کافی لوگ ہیں۔نئی بھرتی ہوئی لڑکی سے تمہارا کیا مطلب ہے؟"
عمران نے چونک کر کہا، "وہی جو تمھارے دفتر میں حال ہی میں آئی ہے،
بڑی خوبصورت ہے اور ہمیشہ سب سے بات کرتی رہتی ہے۔اس کا تعلق کہاں سے ہے؟ تمھیں اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟"
فیاض نے تھوڑی دیر سوچا، پھر بولا، "ہاں، میں نے اس کے بارے میں کچھ سنا تھا، لیکن مجھے اس کی ذاتی زندگی کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں۔
وہ نیا سیلز ڈیپارٹمنٹ کا حصہ بن گئی ہے، اور اس کا نام سارہ ہے۔مگر کیوں؟ تمھیں اس کے بارے میں کیوں پوچھنا ہے؟"
عمران نے آحمکانہ انداز کے ساتھ چلتے ہوئے کہا، "فیاض، کچھ عجیب سی باتیں ہو رہی ہیں۔
مجھے شک ہے کہ وہ لڑکی کسی اور مقصد کے لیے تمھارے دفتر میں آئی ہو سکتی ہے۔
کیا تم نے کبھی اس کی سرگرمیوں پر نظر ڈالی؟"
فیاض نے فوراً جواب دیا، "یہ کیا بات ہوئی؟ تمھارا کیا مطلب ہے؟ وہ تو بس نیا جاب کرنے آئی ہے، اور کچھ نہیں۔
لیکن اگر تمھیں کوئی شک ہے، تو میں ضرور اس پر نظر رکھوں گا۔"
عمران نے سنجیدہ انداز میں کہا، "یہ محض شک نہیں ہے، فیاض۔
مجھے لگتا ہے کہ یہ لڑکی کسی دوسرے ایجنڈے کے تحت تمھارے دفتر میں آئی ہے۔
ہمیں اس کی سرگرمیاں مانیٹر کرنی ہوں گی، اس سے پہلے کہ وہ کسی بڑی سازش کا حصہ بن جائے۔"
فیاض نے سارا کا معاملہ سنجیدگی سے لیا اور کہا، " ٹھیک ہے عمران، تمھارے مشورے پر عمل کروں گا۔
ہم اس پر نظر رکھیں گے، مگر ابھی کچھ دنوں کے لیے اس کی سرگرمیوں کو دیکھنا ہوگا۔"
عمران نے اسے متنبہ کرتے ہوئے کہا، " جلدی کرو، فیاض۔کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

اس لڑکی کے پیچھے کیا راز چھپے ہیں، یہ ہمیں جلد ہی معلوم کرنا ہوگا۔"

اب دونوں نے اپنی توجہ اس نئی بھرتی پر مرکوز کر لی، اور فیاض نے فیصلہ کیا کہ وہ سارہ کی سرگرمیوں کو بغور دیکھے گا تا کہ کچھ غیر معمولی بات پتا چل سکے۔

چند دنوں بعد، فیاض نے سارہ کی سرگرمیوں پر نظر رکھی اور اس کی ہر حرکت کو بغور ملاحظہ کیا۔

ایک دن، وہ دفتر سے باہر نکلی تو اس کی ملاقات ایک مشکوک شخص سے ہوئی، جس کا چہرہ فیاض کو کافی شناسا لگا۔

وہ وہی شخص تھا جس کے بارے میں عمران نے غیر ملکی جاسوس کی بات کی تھی۔

اس شخص کو میں نے کہاں دیکھا ہے۔؟

دماغ پر زور دو فیاض۔۔۔کہاں پے۔؟

فیاض نے فوراً صورتحال کو سمجھا۔اس کا شک درست تھا—

سارہ وہ لڑکی تھی جو جاسوس کی آلہ کار ہو سکتی تھی۔

وہ نہ صرف دفتر میں کام کر رہی تھی، بلکہ جاسوس کے ساتھ مل کر اہم معلومات اکٹھی کر رہی تھی اور اسے باہر منتقل کر رہی تھی۔

فیاض نے فوراً عمران کو فون کیا اور کہا، "عمران، تمھارے شک درست تھے۔وہ لڑکی—سارہ—جاسوس کی آلہ کار لگ رہی ہے۔

ابھی ابھی اس نے مشکوک شخص سے ملاقات کی ہے، جو وہی غیر ملکی جاسوس لگتا ہے۔ہمیں فوراً کچھ کرنا ہوگا۔"

مجھے چہرہ جانا پہچانا لگ رہا ہے۔

عمران نے فوراً جواب دیا، "فیاض، یہ تو بہت بڑی بات ہے! ہمیں اب اس کا پیچھا کرنا ہوگا، اور اس سے اس کے سارے راز نکالنے ہوں گے۔"

فیاض نے کہا، "بلکل، میں اسے نظر میں رکھوں گا اور اس کی اگلی ملاقاتوں کی نگرانی شروع کر دیتا ہوں۔ہمیں اس کے جال میں پھنسنے نہیں دینا۔"

عمران نے مزید کہا، "اس لڑکی کو پکڑنا ضروری ہے، فیاض۔اس کے ذریعے وہ جاسوس ہماری پوری کارروائی کو سبوتاژ کر سکتا ہے۔

ہمیں اس کی سرگرمیوں کو بے نقاب کرنا ہوگا، اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور نقصان پہنچا سکے۔"

فیاض نے اپنی ٹیم کو فوری طور پر الرٹ کر دیا۔

اس کے اہلکار سارہ کی نگرانی کرنے لگے تا کہ اس کے رابطوں کا پتہ چل سکے اور اس کے ساتھ جاسوس کے تعلقات کو بے نقاب کیا جا سکے۔

اب معاملہ ایک نئے موڑ پر پہنچ چکا تھا—سارہ، جو کہ ایک معمولی سی دفتر کی ملازمہ دکھائی دیتی تھی،

دراصل ایک خفیہ سازش کا حصہ تھی اور اس نے جاسوس کے ساتھ مل کر نہ صرف اپنے دفتر کی معلومات چوری کی تھی

بلکہ پورے علاقے کی سیکیورٹی کو بھی خطرے میں ڈالا تھا۔

ایک دن، سارہ جب دفتر سے باہر نکلی، تو فیاض اور اس کی ٹیم نے فوراً اس کی سرگرمیوں پر نظر رکھی۔

سارہ ایک مشکوک علاقے کی طرف جا رہی تھی جہاں وہ غیر ملکی جاسوس سے ملاقات کرنے والی تھی۔

فیاض نے یہ لمحہ غنیمت جانا اور فوراً عمران کو اطلاع دی۔

"عمران، وہ جا رہی ہے—ہمیں ابھی اس کے پیچھے چلنا ہوگا۔وہ جاسوس سے ملنے جا رہی ہے۔"

اب بھی مجھ سے پوچھنے کی ضرورت ہے؟

عمران نے فوراً حکم دیا، "فیاض، فوراً چھاپہ مارو اور اس کو پکڑ لو۔کوئی بھی غلطی نہ ہو"!

فیاض نے اپنی ٹیم کو الرٹ کیا اور سارہ کے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔

جیسے ہی سارہ ایک سنسان علاقے میں پہنچی جہاں وہ غیر ملکی جاسوس سے ملنے والی تھی، فیاض اور اس کی ٹیم نے فوری طور پر چھاپہ مارا۔

سارا اور جاسوس ابھی باتیں کر رہے تھے، جب اچانک فیاض کی ٹیم نے انہیں گھیر لیا۔

"رک جاؤ، تم دونوں کو گرفتار کیا جاتا ہے"! فیاض نے تیز آواز میں کہا، اور اس کی ٹیم نے دونوں کو قابو کر لیا۔

سارہ نے فوراً صورتحال کو سمجھتے ہوئے ہڑبڑاتے ہوئے کہا، "تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ مجھے کچھ نہیں پتا۔"

سر آپ یہاں۔؟

ہاں میں یہاں مگر تم نے ہمیں کیا بیوقوف سمجھا ہوا تھا؟

لیکن فیاض نے اسے نظرانداز کرتے ہوئے کہا، "ہم سب جانتے ہیں کہ تم کیا کر رہی ہو۔

تم نے اس غیر ملکی جاسوس کی مدد کی ہے اور ہماری کارروائیوں کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب تمھیں ہمارے ساتھ آنا ہوگا۔"

غیر ملکی جاسوس نے غصے میں آ کر کہا، "تم مجھے نہیں روک سکتے۔ تمہیں نہیں پتا کہ میں کس سے تعلق رکھتا ہوں"!

لیکن فیاض نے سرد آہ بھری اور کہا، "تم جتنا بھی طاقتور ہو، اب تمھاری چالاکیاں ختم ہو چکی ہیں۔

تم دونوں کو پکڑ لیا گیا ہے، اور اب تمھیں اپنے جرائم کا حساب دینا ہوگا۔"

تم مجھے نہیں جانتے انسپکٹر۔

سارہ اور غیر ملکی جاسوس کو فوراً حراست میں لے لیا گیا اور فیاض کی ٹیم انہیں قریبی پولیس اسٹیشن لے آئی۔ عمران نے کہا، "

یہ صرف آغاز ہے، فیاض۔ اب ہمیں ان سے تمام معلومات حاصل کرنی ہوں گی تا کہ ہم اس سازش کو مکمل طور پر بے نقاب کر سکیں۔"

یہ کامیاب چھاپہ، جس میں سارہ اور اس کے غیر ملکی ساتھی کو پکڑا گیا،

نہ صرف جاسوسی کے نیٹ ورک کو بے نقاب کرنے میں مدددی بلکہ فیاض اور عمران کے لیے ایک بڑی فتح تھی۔

ان دونوں نے مل کر اس سازش کو شکست دی اور پورے علاقے کو ایک بڑے خطرے سے بچا لیا۔

کیپٹن فیاض جب اپنے دفتر کے کاموں سے فارغ ہو کر واپس گھر پہنچا،

تو اس کا ذہن ابھی بھی سارہ اور غیر ملکی جاسوس کی گرفتاری پر مرکوز تھا۔

وہ تھکا ہوا تھا، مگر کچھ سکون محسوس کر رہا تھا کہ کم از کم اس سازش کا ایک بڑا حصہ حل ہو چکا تھا۔

لیکن جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر آیا، اُس کی نظر پھر سے ماسی پر پڑی جو ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"اوہ، فیاض بیٹا! کہاں تھے تم؟ آج پھر دیر کر دی"! ماسی نے ہنستے ہوئے کہا، "

اور تمھیں تو ہمیشہ لگتا ہے کہ میں تمھارے لیے چائے بنا کر انتظار کر رہی ہوں، مگر تمھیں کبھی وقت نہیں ملتا۔"

فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا، "ماسی، تم ہمیشہ میرے پیچھے کیوں پڑی رہتی ہو؟ آج تو میں تھوڑا تھکا ہوا ہوں، کوئی خاص بات نہیں ہے۔"

لیکن ماسی نے جھٹ سے کہا، " کیا بات ہے؟ لگتا ہے آج تم کچھ سنجیدہ ہو،

شاید کوئی نئی سازش پکڑنے میں کامیاب ہو گئے ہو؟" اور پھر ماسی نے ہنستے ہوئے کہا، "یعنی وہ لڑکی سارہ، جو تمھارے دفتر میں تھی،

اس کے بارے میں تو کوئی رشتہ بھی نہیں آیا؟"

دوسری بات یہ کہ مجھے عمران نے تمھارے رشتہ دیکھنے کا کہا تھا۔ کیا تم راضی ہو۔؟

یہ سن کر فیاض کھانسنے لگا خدا تجھے غارت کریں عمران تم مجھے تنگ کرنا نہیں چھوڑو گے۔

فیاض نے سر ہلا کر کہا، "ماسی، وہ بس ایک معمولی سی بات تھی۔"

ماسی پھر بڑی شوخی سے بولی، "تم تو بہت ہی چھپتے ہو عمران سے، میں جانتی ہوں کہ تمہاری نظر کتنی تیز ہے۔

کوئی رشتہ وغیرہ آج کل نہیں آیا؟ سچ بتاؤں، کیا تم لڑکی کو دیکھ کر کوئی نیا رشتہ قائم کرو گے؟"

فیاض نے ہنستے ہوئے کہا، "ماسی، آپکو تو ہمیشہ مذاق کرنے کا موقع چاہیے۔

آپ کو کیا لگتا ہے، میں کسی نئے رشتہ کے معاملے میں پڑنے جا رہا ہوں؟"

ہرگز نہیں۔ بالکل بھی نہیں۔

ماسی نے ایک انداز کے ساتھ کہا، "ہاں، ہاں، تمھاری باتیں تو ہمیشہ ہی میرے دل کے غم کو بہا لیتی ہیں۔

لیکن یاد رکھنا، اگر تم نے کسی اور سے رشتہ جوڑ لیا ہوتا تو کم از کم تمھارے دفتر کی سرگرمیاں تو مزید دلچسپ ہو جاتیں"!

فیاض نے مسکرا کر کہا، "ماسی، تم ہمیشہ ایسا ہی کچھ نہ کچھ کہہ دیتی ہو۔ اب آرام سے بیٹھو اور چائے پیو، میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔"

ماسی نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، فیاض بیٹے، تم تو جب تک کچھ سنجیدہ نہ ہو، میرا مذاق اڑاتے رہو گے۔"

دوسری طرف فیاض فون پر عمران کو خوب گالیاں دے رہے تھے۔

ختم شد